امامِ حرم مکی: شیخ راشد الخالد
مترجم: محمد اسلم صدیق
ریسرچ فیلو مجلس التحقیق الاسلامی

رحمتہ للعالمین ﷺ پر توہین آمیز ظلم

بیت اللہ الحرام کا وہ خطبہ جمعہ جس سے تحریک ناموسِ رسالت نے جنم لیا!!

خطبہ مسنونہ کے بعد......

﴿يَاأَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيرًا ۞ وَدَاعِيًا إِلَى اللهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجًا مُّنِيرًا ۞ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِأَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللهِ فَضْلًا كَبِيْرًا ۞ وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَدَعْ أَذٰهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللهِ وَكَفٰى بِاللهِ وَكِيْلًا﴾

''اے نبیؐ، ہم نے تمہیں بھیجا ہے گواہ بنا کر، بشارت دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر، اس کی اجازت سے اس کی طرف دعوت دینے والا بنا کر اور روشن چراغ بنا کر۔ آپ ان لوگوں کو بشارت دیں جو آپ پر ایمان لائے ہیں کہ ان کے لئے اللہ کی طرف سے بڑا فضل ہے اور آپ کفار و منافقین سے ہرگز نہ دبیں اور ان کی اذیت رسائی کی کوئی پرواہ نہ کریں، اور اللہ پر ہی بھروسہ کریں، اللہ ہی اس کے لئے کافی ہے۔'' (الاحزاب:۴۵،۴۸)

رسول اللہ ﷺ پر ربّ کی رحمتیں ہوں اور ان کی آل اور صحابہ پر جن کو اللہ تعالیٰ نے شاہد اور مبشر و نذیر بنا کر بھیجا۔ شاہد ہمیشہ انصاف کرتا ہے، مبشر ہمیشہ خیر کا پیغام ہی لاتا ہے اور نذیر ہمیشہ محبت و شفقت کے ساتھ ہلاکت و تباہی سے ڈراتا ہے، جیسا کہ فرمان الٰہی ہے:

﴿لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ﴾ (التوبہ: ۱۲۸) ''دیکھو! تم لوگوں کے پاس ایک رسول آیا ہے جو خود تم ہی میں سے ہے، تمہارا مشقت میں پڑنا، اس پر سخت گراں گزرتا ہے۔ تمہاری فلاح کا وہ حریص ہے ایمان لانے والوں کے لئے وہ شفیق اور رحیم ہے۔''

اے لوگو! دنیاے کائنات پر اس دن صبحِ حق طلوع ہوئی اور انسانی زندگی کی نشاۃِ ثانیہ کا آغاز ہوا جب سب سے پہلے محمد بن عبداللہ ﷺ نے انسانی کشتی کا پتوار اپنے ہاتھ میں لیا، ان

www.KitaboSunnat.com

پر میرے پروردگار کی طرف سے بے شمار درود وسلام ہو۔

اللہ کی قسم! اگر آج اس عظیم ترین انسان کا دفاع نہ کیا گیا تو روے زمین کی رونقوں اور بھلائیوں کی بساط لپیٹ دی جائے گی اور دنیا ویران ہوجائے گی۔ جب آپ ﷺ منبر پر جلوہ گر ہوتے تو وہ کانپنے لگتا۔ جب آپ ﷺ وعظ کے لئے منبر پر چڑھتے تو آواز بلند ہوجاتی ، چہرہ سرخ ہوجاتا، یوں محسوس ہوتا کہ آپ ﷺ ایک حملہ آور لشکر کی اطلاع دینے والے ہیں۔

آپ ﷺ عبودیت کی سیڑھی پر سوار ہوکر سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچے، اس روز جب اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو مسجد ِحرام سے بیت المقدس تک سیر کروائی:

أسریٰ بك الله لیلًا إذ ملائکه   والرسل في المسجد الأقصی علی قدم
لما رأوك به استسقوا بسیدهم   کالشهب في البدر أو کالجُند بالعَلَم
صلی وراء ك منهم کل ذي خَطَر   ومن یخز بحبیب الله یأتمِم
یُؤتي السماوات أوما فوقَهن دُجی   علی منوَّرَةٍ دُرِیَّة النُّجُم
رکوبةٍ لك من عِزٍّ ومن شَرَفٍ   لافي الجیاد ولافي العین کالرُّسُم
مشیئة الخالق الباري وصَنعته   وقدرة الله فوق الشك والتُّهَم

اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کے علاوہ کسی انسان کی زندگی کی قسم نہیں کھائی، جیسا کہ فرمانِ الٰہی ہے:﴿لَعَمْرُكَ إِنَّهُمْ لَفِيْ سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُوْنَ﴾ (الحجر:۷۲)

''تیری جان کی قسم! اے نبی، اس وقت اِن پر نشہ چڑھا ہوا تھا، جس میں وہ آپے سے باہر ہوئے جاتے تھے۔''

حضرت ابن عباسؓ کا قول ہے: ''ما خلق الله وما ذرع نفسًا أکرم من محمد ﷺ وما سمعتُ الله أقسم بحیاة أحد غیره'' (تفسیر طبری:۱۴/۴۴)

''اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ سے زیادہ عزت والا کوئی ذی نفس پیدا نہیں کیا۔ اور میں نے نہیں سنا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے علاوہ کسی اور انسان کی زندگی کی قسم کھائی ہو۔''

رسول اللہ ﷺ پر بے شمار درود وسلام ہوں۔ وہ اولادِ آدم کے سردار اور اس میں کوئی فخر کی بات نہیں، وہ سب سے پہلے قبر سے اُٹھیں گے، وہ سب سے پہلے سفارش کریں گے اور ان کی

www.KitaboSunnat.com

سفارش قبول کی جائے گی۔حمد کا جھنڈا روزِ قیامت ان کے ہاتھ میں ہوگا اور اس میں کوئی فخر کی بات نہیں ہے۔

✳ آپ ﷺ کا نام 'محمد' جو 'حمد' سے مشتق ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کائنات میں سے سب سے بڑھ کر اللہ کی تعریف وشکر کرنے والے تھے۔

✳ اور آپ کے والد کا نام عبداللہ تھا جو اللہ تعالیٰ کی عبودیت سے ماخوذ ہے۔اور رسول اللہ ﷺ کو یہ بات بہت پسند تھی کہ آپ ﷺ کو عبد الله ورسوله کہہ کر پکارا جائے کیونکہ وہی اللہ کی اطاعت و بندگی پر مبنی دینِ خالص کو لے کر اُٹھے تھے۔

✳ آپ کی والدہ کا نام آمنہ تھا جو امن وامان کا آئینہ دار ہے اور یقیناً آپ کی شریعت امن کا پیغام تھی، اسی دین اور وحی کی بدولت کائنات کو پھر سے امن وامان کی دولت نصیب ہوئی۔

✳ اور آپ کی پرورش کرنے والی کا نام اُمّ ایمن تھا جو خیر وبرکت کا مظہر ہے۔

✳ اور آپ کو دودھ پلانے والی کا نام حلیمہ تھا جو حلم و بردباری کا نشان ہے۔

یہ اور اس جیسی تمام صفاتِ حسنہ پیغمبر ﷺ کی ذاتِ گرامی میں جمع ہوگئیں تھیں!!

جب آپ ﷺ اللہ کے آخری پیغمبر تھے تو اس کا تقاضا تھا کہ آپ ﷺ کی شریعت ہر لحاظ سے کامل ہو اور تمام انبیا و رسل کی تمام اعلیٰ صفات کا آپ بے مثل نمونہ ہوں۔

✳ امام شافعیؒ کی طرف منسوب ایک قول ہے:

"ما أوتي نبي من معجزة ولا فضيلة إلا لنبينا ﷺ نظيرها"

''انبیا کے تمام معجزات وفضائل کی نظیر ہمارے نبی ﷺ میں موجود تھی۔''

یاخاتم الرسل المبارك والعلو صلیّ علیك مُنزل القرآن

"اے خاتم الرسل جس کی ذات بابرکت اور شان بلند ہے۔قرآن کا نازل کرنے والا تجھ پر رحمتیں نازل فرمائے۔"

پاک ہے وہ ذات جس نے آپ کی سمع و بصارت کو تزکیہ کا اعلیٰ نمونہ بنا دیا اور آپ کو کائنات پر فضیلت بخشی۔اس نے انسانیت کی تمام صفاتِ کمال اور کمال اخلاق آپ کی ذات میں رکھ دیے۔آپ کی شان کتنی عظیم ہے کہ خود پروردگار نے آپ کو ﴿إنك لعلیٰ خلق

www.KitaboSunnat.com

عظیم ﴾ کا خطاب دیا۔ اور آپ ﷺ نے اپنے بارے میں فرمایا:

«أدبني ربي فأحسن تأديبي» (جامع الصغیر:۲۴۹)

''میرے ربّ نے مجھے آداب سکھائے اور بہترین آداب سکھائے۔''

✳ حسان بن ثابت نے آپ ﷺ کے بارے میں کہا:

وأحسن منك لم تر قط عيني وأجمل منك لم تلد النساء

خلقت مبرأ من كل عيب كأنك قد خلقت كما تشاء

''آپ ﷺ سے بڑھ کر خوبصورت آج تک میری آنکھ نے نہیں دیکھا۔ اور آپ ﷺ سے زیادہ حسین وجمیل کسی ماں نے نہیں جنا۔ آپ ﷺ ہر نقص وعیب سے پاک پیدا ہوئے، گویا ایسے جیسے آپ ﷺ نے چاہا۔''

اور آپ ﷺ کی ان صفاتِ حمیدہ کا شدید دشمنوں نے بھی اعتراف کیا، اگرچہ آپ ﷺ ان کی شہادتوں اور تزکیوں کے چنداں محتاج نہیں ہیں!!

ہم آج آپ ﷺ کی صفاتِ عالیہ اور اعلیٰ محاسن کو یاد کرنے جمع نہیں ہوئے، ہم ان میں کبھی شک نہیں کرسکتے۔ آپ ﷺ بلا شبہ اولادِ بنی آدم کے سردار، تقویٰ وطہارت کا اعلیٰ نمونہ ہیں۔ لوگو! آج جھوٹے اور سچے کی تمیز کا وقت آگیا ہے، اب وقت آگیا ہے کہ ہم صدیوں سے مسلط ذلت ورسوائی کے اسباب کا جائزہ لیں۔ ہر جگہ مسلمانوں کی آہ و بکا سنائی دے رہی ہے لیکن کوئی اس پر کان دھرنے والا نہیں۔ آج چٹانوں سے ٹکراتی ہوئی ہماری چیخ و پکار کی بازگشت بھی ہمیں سنائی نہیں دیتی۔ ہم کب تک نفرت وحقارت کی تصویر بنے رہیں گے۔ کیا آج ہم سے بھی بڑھ کر کوئی رسوا اس دنیا میں موجود ہے؟ ایسا سب کچھ کیوں......؟

اس لئے کہ جب ہم نے اپنے پروردگار کے اوامر کا احترام چھوڑ دیا تو اللہ نے لوگوں کے دلوں سے ہمارا رعب ختم کردیا۔ اگر ہم اپنے ربّ کا حکم مانتے تو آج ہمیں ان ذلتوں سے دوچار نہ ہونا پڑتا۔ اگر ہم سیرتِ نبوی ﷺ کو اپنے رستے کا چراغ بناتے تو آج خوف وسراسیمگی کی یہ خوفناک حالت ہم پر طاری نہ ہوتی۔ پیغمبر ﷺ نے ہمارے مرض کی تشخیص چودہ سو سال پہلے کرکے اس کا علاج بھی بتا دیا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا تھا:

www.KitaboSunnat.com

«إذا تبايعتم بالعينة وأخذتم أذناب البقر ورضيتم بالزرع وتركتم الجهاد سلَّط الله عليكم ذلا، لا ينزعه حتى ترجعوا إلىٰ دينكم» (ابوداود:۳۴۶۲)

''جب تم کاروبار میں بیع عینہ☆ (سود کی ایک قسم) کا معاملہ کرنے لگو گے اور بیل کی دمیں پکڑے کھیتی باڑی میں مگن ہو جاؤ گے اور جہاد چھوڑ دو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں ذلت و رسوائی میں گرفتار کردے گا اور تم ذلت و رسوائی کی اس اتھاہ وادی اس وقت تک نکل نہیں سکو گے جب تک دین کی طرف پلٹ نہیں آؤ گے۔''

اپنے ماضی رُفتہ کو یاد کرو جب مسلمان عزت دار تھے، جب ایک مظلوم عورت کی آواز: وا إسلاماہ'' پر معتصم نے اس کی مدد کے لئے لشکر روانہ کیا۔ اس عظمتِ رفتہ کو یاد کرو جب حضرت معاویہؓ نے شاہِ روم کو خط لکھتے ہوئے اسے ''اے روم کے کتے!'' کے الفاظ سے مخاطب کیا تھا۔آج ہم ذلت کے گھونٹ پی رہے ہیں۔ ہمارے احساسات مردہ ہوگئے، ہمارے جذبات سرد پڑ گئے۔ گائے کے بیوپاری آج ہمارے پیغمبر ﷺ کا مذاق اُڑا رہے ہیں، آپ ﷺ کی شان میں گستاخی کرتے ہیں اور ہم بائیکاٹ کے پمفلٹ ہاتھ میں لئے ان سے معذرت کی بھیک مانگ رہے ہیں۔

کون سی معذرت؟ اس سے بڑھ کر کوئی بے بسی ہوگی کہ ہم ظلم پر ان سے معذرت کے خواستگار ہیں، کیوں؟ اس لئے کہ ہم نے ذلت کا لباس پہن لیا ہے......!!

لوگو! اب مسئلہ ڈیری مصنوعات کے بائیکاٹ کا نہیں، یہ تو ہماری موت اور زندگی کا سوال ہے۔ اب ہمیں موت و حیات میں سے کسی ایک کے انتخاب کا فیصلہ کرنا ہوگا۔ میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں، بتاؤ! تاریخ ہمارے بارے میں کیا رائے قائم کرے گی۔ مستقبل کا مؤرخ ہمارے بارے میں لکھے گا کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے خیانت کی تھی۔

ہمیں جائزہ لینا ہے کہ ہمارے نبی ﷺ کی شان اور عظمت کیا ہے اور ان توہین آمیز خاکوں کی اشاعت کے پس پردہ کیا محرکات اور مقاصد کارفرما ہیں اور محبینِ رسول اللہ ﷺ کا

☆ بیع کی ایسی قسم جس میں کوئی شے ایک خاص وقت تک اُدھار بیچی جائے، پھر وہ شے کسی بہانے کم قیمت پر خریدی جائے۔

www.KitaboSunnat.com

کیا کردار ہونا چاہیے......؟

رحمۃ للعالمین پیغمبر ﷺ

اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبر کے متعلق فرماتے ہیں: ﴿وَمَا أَرْسَلْنٰكَ إِلاَّ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ﴾ جس نے اس رحمت کو قبول کیا اور اس نعمت پر اللہ کا شکر ادا کیا، وہ دنیا اور آخرت میں سرخرو ہوا اور جس نے اسے قبول کرنے سے انکار کردیا، اس نے اپنی دنیا و آخرت کو برباد کیا۔

❁ صحیح مسلم میں حضرت ابوہریرہؓ سے حدیث ہے، کسی نے رسول اللہ ﷺ سے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ مشرکوں کے خلاف بددعا کیجئے تو آپ ﷺ نے فرمایا:

«إني لم أُبعث لعّانًا وإنما بعثتُ رحمة» (مسلم:۲۵۹۹)

''مجھے بددعا دینے والا نہیں بلکہ رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے۔''

❁ ایک حدیث میں ہے:

«أنا رحمة مهداة» (مستدرک حاکم:۹۱/۱)

''مجھے رحمت کا تحفہ دے کر بھیجا گیا ہے۔''

❁ آپ ﷺ کی رحمت صرف انسانوں پر محدود نہیں تھی، بلکہ حیوان بھی اس ابر رحمت سے محروم نہ رہے۔ سنن ابی داؤد میں عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے۔ ہم ایک درخت کے قریب سے گزرے، وہاں پر ایک چڑیا کو اپنے بچوں کے ساتھ گھونسلے میں دیکھا۔ ہم نے اس کے بچوں کو پکڑ لیا۔ پیغمبر رحمت ﷺ چڑیا پر اس ظلم کو برداشت نہ کرسکے اور بچوں کو واپس رکھنے کا حکم دیا۔ اس لئے کہ وہ دنیا میں عدل و انصاف کا بول بالا کرنے آئے تھے۔ افسوس ! ایسے خوبصورت مناظر سے ظالموں کی آنکھیں اندھی ہوگئیں۔ سید الابرار کی زندگی کے یہ بے مثل واقعات ان کی نظروں سے کیوں اوجھل ہوگئے !!

❁ زید بن ارقمؓ کا بیان ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مدینہ کی ایک گلی سے گزر رہے تھے۔ کسی دیہاتی نے ایک ہرنی کو جنگل سے پکڑ کر باندھ رکھا تھا۔ جب ہم وہاں سے گزرے تو دیکھا کہ ایک ہرنی وہاں بندھی ہوئی ہے۔ ہرنی نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تو شکوہ کناں ہوئی کہ یہ دیہاتی مجھے جنگل سے شکار کرکے لے آیا ہے۔ میرے تھنوں کا دودھ مجھ پر گراں

www.KitaboSunnat.com

ہوگیا ہے۔ مجھے آزاد کردیں کہ میں اپنے بچوں کے پاس چلی جاؤں اور میرے دودھ سے مجھے آرام مل جائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر میں تجھے چھوڑ دوں تو کیا تو اکیلی چلی جائے گی؟ اس نے کہا: ہاں چلی جاؤں گی۔ اسی دوران وہ دیہاتی بھی آ گیا، جس نے اسے باندھ رکھا تھا۔ نبی ﷺ نے اس سے کہا: کیا اس ہرنی کو بیچو گے؟ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ آپ کی ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اس ہرنی کو آزاد کردیا۔ حضرت زید بن ارقمؓ کا بیان ہے کہ اللہ کی قسم! میں نے صحرا میں اس کو آواز لگاتے ہوئے سنا۔ وہ کہہ رہی تھی:

لا إلــــه إلا الله محمـــــد رســــــول الله

حضرت اُمّ سلمہ اور دیگر صحابہؓ سے اس کے اور طرق بھی ہیں۔

یہ نبی ٔ رحمت کہ انسان تو انسان، حیوان بھی آپ ﷺ کی رحمت وشفقت سے فیض یاب ہوئے، ایسے پیغمبر کی ایسی فحش تصاویر اور خاکے بنانا انتہائی مضحکہ خیز ہے۔ یہ آپ ﷺ کی سیرت وکردار اور آپ ﷺ کے حسین وجمیل سراپا کے ساتھ انتہائی بھونڈا مذاق ہے۔

حضرت جابر بن سمرہؓ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو چودہویں کی ایک خوبصورت رات کو سرخ لباس میں ملبوس دیکھا۔ میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ کے چہرے کی چمک کے سامنے چاند کی روشنی بھی ماند پڑ گئی تھی۔

''جب نبی ﷺ کو کوئی خوشی ہوتی تو آپ ﷺ کا چہرہ چمک اُٹھتا اور یوں محسوس ہوتا گویا چاند کا ٹکڑا ہے۔ (حضرت کعبؓ)

ربیع بن معوذ نے محمد بن عمار بن یاسرؓ سے کہا: ''اگر آپ نبی ﷺ کو دیکھ لیتے تو پکار اُٹھتے کہ سورج اپنے برجوں سے طلوع ہورہا ہے۔''

قد نہ زیادہ لمبا تھا، نہ پست (انسؓ)

رنگ سفید سرخی مائل اور آنکھیں سیاہ، پلکیں دراز (حضرت علیؓ)

سفید حصے میں سرخ ڈورے، آنکھوں کا خانہ لمبا، قدرتی سرمگیں اور چہرہ چودھویں کے چاند کی طرح گولائی مائل تھا۔

آپ ﷺ کا روئے زیبا کتنا خوبصورت اور حسین وجمیل تھا......!!

www.KitaboSunnat.com

اہل علم کہتے ہیں کہ حضرت یوسفؑ کو اگر دنیا کی آدھی خوبصورت دی گئی تو ہمارے نبی ﷺ کو پوری دنیا کا حسن عطا کیا گیا۔ اُردو کا شاعر کہتا ہے:

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری — آنچہ خوباں وہ ہمہ دارند تو تنہا داری

حضرت حسن بن علیؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کی پیشانی کشادہ، ابرو خمدار، باریک اور گنجان، دونوں جدا جدا، دونوں کے درمیان ایک رگ کا اُبھار جو غصہ آنے پر نمایاں ہو جاتا۔ ناک بلندی مائل، اس پر نورانی چمک۔ دندان مبارک باریک، آبدار، سامنے کے دو دانتوں میں خوشنما ریخیں، جب تکلم فرماتے تو دانتوں سے چمک سی مہکتی۔ (ابن عباسؓ، حضرت انسؓ)

سر اور ریش کے بال گھنے اور گنجان تھے، آپ ﷺ نے کبھی اپنی داڑھی نہیں منڈائی اور داڑھی چھوڑنے کا حکم دیا اور اسے منڈانے سے منع فرمایا۔ آپ ﷺ کا فرمان ہے کہ

”(یہود نصاریٰ) کے ساتھ مشابہت اختیار نہ کرو۔“ (ابوداود:۴۰۳۱)

لیکن افسوس! آج ہمیں رسول اللہ ﷺ کی یہ سنت اچھی نہیں لگتی......!!

آپ ﷺ کے بال قدرے خمدار، نہ گھنگریالے اور نہ بالکل تنے ہوئے۔ (انسؓ)

گنجان، کبھی کبھی کانوں کی لو تک لمبے، کبھی شانوں تک۔ (براء بن عازبؓ)

سر اور ریش مبارک میں سفید بال ۲۰ سے زیادہ نہیں تھے۔ صحابہ کرامؓ آپ کا حسین سراپا دیکھتے اور دیکھتے ہی رہ جاتے۔

صحابہ کرام کی نبی رحمت سے محبت

صحابہؓ کا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اشتیاق کا اندازہ اس حدیث سے لگایا جا سکتا ہے کہ آپ ﷺ ایک دفعہ اپنے صحابہؓ کے پاس تشریف لائے۔ ایک صحابی کو سخت پریشان اور غمزدہ دیکھا تو اس کا سبب پوچھا، اس نے جواب دیا: مجھے ایک بات نے پریشان کر رکھا کہ آج آپ ہمارے ساتھ موجود ہیں اور ہمیں آپ کی صحبت حاصل ہے اور آپ سے ملنے کا شوق فراواں ہے۔ لیکن جب ہم یا آپ ﷺ فوت ہو جائیں، ہم جنت میں ہوں گے اور آپ ﷺ جنت کے سب سے اعلیٰ درجہ میں تو ہم آپ ﷺ کو کیسے دیکھ سکیں۔ اور اگر ہم جہنم میں چلے گئے تو پھر کیا بنے گا؟ تو آپ ﷺ نے اپنے اس محبت کرنے والے کو خوش خبری سنائی کہ « المرء

www.KitaboSunnat.com

مع من أحب» کہ ''آدمی روزِ قیامت اسی کے ساتھ ہوگا جس سے محبت کرتا ہے۔''

ہمیں بھی رسول ﷺ سے حقیقی محبت ہے، کیونکہ حبِ رسول ؐ ہی ایمان کا حصہ ہے:

«لا یؤمن أحدکم حتی أکون أحب إلیه من والده وولده والناس أجمعین» (صحیح بخاری:١٥)

''تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ میں محمد ﷺ اسے اس کی اولاد، والدین اور تمام لوگوں سے زیادہ عزیز نہ ہو جاؤں۔''

واللہ ماطلعت الشمس وما غربت إلا وحبك مقرون بأنفاسی
ولا جلست بقوم أحدثهم إلا وأنت حدیثی بین جُلّاسی

''اللہ کی قسم! سورج کے طلوع وغروب میں ہر پل آپ کی محبت میرے سانسوں میں رواں ہے اور جب بھی میں کسی مجلس میں بیٹھتا ہوں تو آپ ﷺ ہی میری گفتگو کا موضوع ہوتے ہیں۔''

صحیح مسلم کی حدیث ہے؛ حضرت انس ؓ کا بیان ہے کہ

''آپ کی رنگت چمکدار تھی۔ آپ ﷺ چلتے تو پسینہ مبارک ایسے گرتا جیسے سرخ موتی گر رہے ہیں اور آپ ﷺ کی جلد حریر و ریشم سے زیادہ نرم تھی اور آپ ﷺ کے جسم کی خوشبو عنبر اور کستوری سے بھی زیادہ پیاری تھی۔''

ان کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے گھر تشریف لائے اور قیلولہ کے لئے لیٹ گئے اور آپ ﷺ کو قدرے زیادہ پسینہ آتا تھا۔ میری ماں اُمّ سلیم آپ ﷺ کا پسینہ ایک شیشی میں ڈالنے لگیں۔ نبی ﷺ بیدار ہوئے تو پوچھا: اُمّ سلیم کیا کر رہی ہو؟ کہنے لگیں، یہ آپ ﷺ کا پسینہ ہے ہم اسے بطورِ خوشبو استعمال کریں گے۔ صحابہ کرام ؓ کو رسول اللہ ﷺ سے شدید محبت کا اندازہ اس واقعہ سے کیا جاسکتا ہے۔

جنگِ بدر میں صفوں کی درستگی کے دوران ایک عجیب واقعہ پیش آیا۔ آپ ﷺ کے ہاتھ میں ایک تیر تھا، جس کے ذریعے آپ ﷺ صف سیدھی فرما رہے تھے کہ سواد بن غزیہ کے پیٹ پر، جو صف سے کچھ آگے نکلے ہوئے تھے، ہلکا دباؤ ڈالتے ہوئے فرمایا: سواد برابر ہو جاؤ۔ سواد نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ ﷺ نے مجھے تکلیف پہنچائی ہے، بدلہ دیجئے۔ آپ ﷺ نے اپنا پیٹ کھول دیا اور فرمایا: بدلہ لے لو۔ سواد ؓ آپ ﷺ سے چمٹ گئے اور

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ کے پیٹ کو چومنے لگے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے سواد! تجھے ایسا کرنے پر کس بات نے آمادہ کیا؟ انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! جو کچھ درپیش ہے، آپ دیکھ ہی رہے ہیں، شاید یہ میری آپ سے آخری ملاقات ہو تو میں نے چاہا کہ آپ ﷺ کے ساتھ آخری ملاقات اس طرح ہو کہ میری جلد آپ ﷺ کی جلد سے چھو جائے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے ان کے لئے دعا فرمائی۔ دیکھئے! کائنات کا سپہ سالار اپنے آپ کو پورے لشکر کے سامنے قصاص کے لئے ایک سپاہی کے حوالے کر رہا ہے۔

آپ ﷺ کی مہر نبوت کا تذکرہ کئے بغیر آپ ﷺ کی شخصیت مکمل نہیں ہوسکتی جو آپ ﷺ کی کمر مبارک پر دونوں کندھوں کے درمیان تھی، بالکل ایسے جیسے کبوتر کا انڈہ۔ یہ جسم مبارک کے مشابہ تھی اور اس پر مسوں کی طرح تلوں کا جمگھٹ تھا۔ یہ آپ ﷺ کا معجزہ اور نبوت کا نشان تھا جس کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے یہود ونصاریٰ کی کتابوں میں کیا ہے۔

اور بعض نے اس کی حکمت یہ بیان فرمائی ہے کہ نبی ﷺ کا دل حکمت اور ایمان سے بھرا ہوا تھا تو اس پر یوں مہر لگا دی گئی جس طرح کہ کستوری سے بھری ہوئی تھیلی کو بند کرکے اس پر مہر لگا دی جاتی ہے۔ آپ ﷺ انسانیت کے ہادی اور معلم تھے، اللہ کی حدود کے معاملے میں انتہائی عادل اور سخت تھے لیکن اپنی ذات کے بارے میں لوگوں میں سب سے زیادہ نرم اور رحم دل تھے۔ آپ ﷺ پردہ نشین کنواری لڑکی سے بھی زیادہ حیادار تھے۔

ایسے رحمت وشفقت کے مجسمہ اور حیادار پیغمبر ﷺ کے بارے میں ایسی حیا باختہ تصاویر اور خاکے بناتے ہوئے ان لوگوں کو شرم آنی چاہیے تھی۔ قاتلھم اللہ أنیٰ یؤفکون ! جو تمام اعلیٰ انسانی کمالات کا حسین مرقع تھے اور دنیا کا کوئی انسان آپ کا ہم پلہ نہیں ہوسکتا۔ آپؐ نے اپنی قوم کے ظلم وستم کا جواب ایسی عظیم الشان دعوت سے دیا کہ کفر وشرک اور سرکشی کی تمام آندھیاں چھٹ گئیں اور دنیا کو وہ درس دیا کہ آج چودہ سو سال گزرنے کے باوجود اس کی کوئی نظیر پیش نہیں کرسکا۔

▣ عیسائی بادشاہ ہرقل نے ابوسفیان سے پیغمبر ﷺ کا تذکرہ سننے کے بعد اس سے یہ کہا تھا کہ جو کچھ تم نے بتایا ہے، اگر وہ سچ ہے تو یہ شخص جلد میری ان دونوں قدموں کی جگہ کا مالک

بن جائے گا، اگر میں اس کے پاس ہوتا تو اس کے پاؤں دھوتا۔

▣ نبی ﷺ صرف قریش اور جزیرۂ عرب کی طرف رسول بنا کر نہیں بھیجے گئے، بلکہ پوری کائناتِ ارضی کی طرف رسول بنا کر مبعوث کیے گئے۔ بچپن سے چالیس سال تک آپ کی زندگی تقویٰ اور عفت کی اعلیٰ مثال اور چالیس سال سے وفات تک دعوت وجہاد کا عملی نمونہ، گویا بچپن سے وفات تک آپؐ کی زندگی ایک کھلی ہوئی کتاب کی مانند تھی کہ اللہ تعالیٰ نے اس داعیٔ برحق کے نقشہ زندگی کو دلیل کے طور پر پیش فرمایا:

﴿لَقَدْ لَبِثْتُ فِيْكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ أَفَلاَ تَعْقِلُوْنَ﴾ (یونس:۱٦)

وہ شخص جس نے چالیس سال تک کسی سے جھوٹ نہیں بولا، ساری کسوٹیوں پر اپنے آپ کو کھرا ثابت کیا۔ کیا عقل اس بات کو تسلیم کرتی ہے کہ اس کے بعد وہ اللہ پر جھوٹ باندھے گا؟ نہیں نہیں، بلکہ کفارِ مکہ خود ہی اپنی عقل کے دشمن بن گئے تھے۔ مفاد اور تعصّبات نے ان کی آنکھوں کو اندھا کر دیا تھا۔

▣ اور پھر جب نبوت کا بھاری بوجھ آپؐ کے کندھوں پر ڈال دیا گیا، آپ ﷺ شدید خوف کی حالت میں حضرت خدیجہؓ کے پاس آئے اور فرمایا کہ مجھے کپڑا اوڑھا دو، مجھے کپڑا اوڑھا دو تو اس وقت آپ کی زندگی اور کردار سے واقف وہ خاتون پورے اعتماد کے ساتھ یہ کہتی ہے:

''بخدا! اللہ آپ کو رسوا نہیں کرے گا، آپؐ صلہ رحمی کرتے ہیں، درماندوں کا بوجھ اُٹھاتے ہیں، تہی دستوں کا بندوبست کرتے ہیں، مہمان نوازی کرتے ہیں اور راہِ حق میں مصائب پر مدد کرتے ہیں۔'' (صحیح بخاری:۳)

پورا واقعہ معلوم کرنے کے بعد حضرت خدیجہؓ آپؐ کو اپنے چچیرے بھائی ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں جو دورِ جاہلیت میں عیسائی مذہب قبول کر چکے تھے اور انجیل کے عالم تھے۔ حضرت خدیجہؓ سے پوری بات سننے کے بعد سنئے کہ وہ بوڑھا اور آنکھوں سے نابینا انسان رسول اللہ ﷺ کے بارے میں کیا کہتا ہے: ''یقیناً یہ اِس اُمت کا نبی ہے۔'' اور پھر رسول ﷺ کو مخاطب کر کے کہا: ''اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، یہ تو وہی ناموس ہے جو موسیٰؑ کے پاس آیا کرتا تھا۔''

www.KitaboSunnat.com

▣ پھر اس نے رسول اللہ ﷺ کا سر پکڑ کر اسے بوسا دیا اور کہا کاش! میں اس وقت توانا اور زندہ ہوتا جب آپ کی قوم آپ کو نکال دے گی۔

رسول اللہ نے فرمایا: اچھا تو کیا یہ لوگ مجھے نکال دیں گے؟ ورقہ نے کہا: ہاں! جب بھی کوئی آدمی اس طرح کا پیغام لایا، جیسا آپ لائے ہیں تو اس سے ضرور دشمنی کی گئی اور اگر میں نے آپ کا زمانہ پا لیا تو آپ کی زبردست مدد کروں گا۔اس کے بعد ورقہ جلد ہی فوت ہوگئے۔ (صحیح بخاری:۳)

پھر جب ﴿يٰأَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ، قُمْ فَأَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ﴾ آیات نازل ہوئیں اور قوم کا یہ چمکتا ہوا ہیرا اور صادق وامین کا لقب پانے والا اللہ کا یہ پیغمبر دینِ الٰہی کی دعوت لے کر کھڑا ہوا تو زمانہ کی آنکھوں کا رنگ ڈھنگ بدل گیا۔مخالفتوں کے طوفان اُٹھے، نبی ﷺ اور آپؐ کے ساتھیوں کو سنگین عذابوں سے گزرنا پڑا۔آلِ یاسر پر جو بیتی تاریخ کے صفحات میں موجود ہے۔

یہ سب کچھ اس لیے برداشت کیا گیا کہ انسانیت شرک کی وادی سے نکل آئے۔حتیٰ کہ جب کفارِ مکہ کی سختیاں اور تشدد حد سے گزر گیا تو آپ ﷺ کو اپنے ساتھیوں کو ہجرت کا حکم دینا پڑا۔

▣ لیکن آپؐ مکہ میں کفار کے ظلم وستم کے مقابلے میں پہاڑ بن کر کھڑے ہوگئے۔ظلم وستم کی آندھیاں اُٹھیں اور گزر گئیں لیکن آپؐ کے قدموں میں ہلکی سے لغزش بھی پیدا نہ کرسکیں اور آپؐ نے ﴿وَجَاهِدْهُمْ بِهِ جِهَادًا كَبِيْرًا﴾ کا عملی نمونہ دنیا کے سامنے پیش کردیا۔

▣ جب کفار کی تمام تدابیر ناکام ہوگئیں تو اُنہوں نے آپؐ کو عرب کی حسین وجمیل عورت، بادشاہت اور مال وزر کا لالچ دیا۔جب یہ سازش بھی ناکام ہوگئی تو اُنہوں نے دھمکیاں دیں لیکن آپؐ نے عزیمتِ مجاہدانہ سے سرشار ہوکر یہ جواب دیا:

> ''خدا کی قسم! یہ لوگ اگر میرے دائیں ہاتھ پر سورج اور بائیں ہاتھ پر چاند رکھ کر چاہیں کہ اس مشن کو چھوڑ دوں تو میں اس سے باز نہیں آسکتا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس مشن کو غالب کر دے یا میں اس جدوجہد میں کام آجاؤں۔''

▣ پھر ابو طالب اور مونس وغمگسار بیوی حضرت خدیجہؓ کی وفات کا سالِ اندوہ اور اس

کے بعد طائف میں آپ پر جو گزری وہ بقولِ عائشہؓ صدیقہ آپ ﷺ کی زندگی کا اندوہناک دن تھا۔ جب آپ ﷺ نے طائف کے سرداروں کو دعوت دی تو ایک بدبخت نے کہا: اگر واقعی اللہ نے ہی آپ کو بھیجا ہے تو پس وہ کعبہ کا غلاف نچوانا چاہتا ہے ۔دوسرے نے تمسخر اُڑاتے ہوئے کہا: کیا ربّ کو تمہارے علاوہ رسالت کے لیے کوئی اور موزوں آدمی نہیں ملا اور تیسرے نے کہا: اللہ کی قسم! میں تجھ سے بات تک نہیں کرنا چاہتا۔ آپ ﷺ نے صبر وثبات اور تحمل سے یہ سارے تیر برداشت کیے۔

▣ پھر اُنہوں نے بازاری لونڈوں اور غلاموں کو آپؐ کے پیچھے لگا دیا، وہ آپ کو گالیاں دیتے، ٹخنے کی ہڈیوں پر پتھر مارتے، آپؐ نڈھال ہو جاتے تو بیٹھ جاتے ۔ جوتیاں خون سے بھر گئیں تو آپؐ نے بالکل بے دم ہو کر ایک باغ میں پناہ لی۔

اِسی عالم میں قرنِ منازل کے پاس جبرائیل حاضر ہوئے اور عرض کیا: پہاڑوں کا نگران فرشتہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہے، اگر آپ چاہیں تو وہ اس ظالم قوم کو دو پہاڑوں کے درمیان کچل دے۔اس وقت نبی رحمت ﷺ نے جو الفاظ ارشاد فرمائے، اس میں آپ ﷺ کی یگانہ روز شخصیت کی ایک جھلک اور آپ کے اخلاقِ عظیم کا جلوہ دیکھا جا سکتا ہے۔ فرمایا:

> ''نہیں، بلکہ مجھے اُمید ہے کہ اللہ عزوجل ان کی پشت سے ایسی نسل پیدا کرے گا جو صرف ایک اللہ کی عبادت کرے گی اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے گی۔''

اے پیغمبر کی توھین کرنے والو! مکه اور اس کے باشندوں سے پوچھو، طائف اور اس کے پھاڑوں سے سوال کرو که اس محسن انسانیت ﷺ نبی کی عظمت کیا ھے؟

اللہ کی قسم! زبان وقلم کی وسعتیں، مدتوں کی زمزمہ خوانیاں اور دفتروں کے دفتر بھی آپ کی عظمت کا احاطہ نہیں کر سکتے۔

کوئی بڑے سے بڑا سیرت نگار، پیغمبر ﷺ کی سیرت نگاری کا حق ادا کرنے کی طاقت نہیں رکھتا، کوئی بڑے سے بڑا زور آور قلم بھی اس ہستی کے تذکرہ کو صفحۂ قرطاس پر منتقل کرنے کا یارا نہیں رکھتا......!!

چنانچہ جب کفارِ مکہ کی اذیت ناکیاں اور توہین آمیزیاں حد سے بڑھ گئیں تو حق تعالیٰ کی طرف سے یہ اعلان ہوا: ﴿وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِيْنَ سَخِرُوْا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ﴾ (الانعام:۱۰)

''اے نبی ﷺ! تم سے پہلے بھی بہت سے رسولوں کا مذاق اُڑایا جاچکا ہے، مگر ان مذاق اُڑانے والوں کو اسی چیز نے گھیر لیا جس کا وہ مذاق اڑاتے تھے۔''

﴿وَلَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ فَصَبَرُوْا عَلٰى مَا كُذِّبُوْا وَأُوْذُوْا حَتّٰى اَتٰهُمْ نَصْرُنَا وَلَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِ اللهِ......﴾ (الانعام:۳۴)

''تم سے پہلے بھی بہت سے رسول جھٹلائے جاچکے ہیں، مگر اس تکذیب پر اور ان اذیتوں پر جو انہیں پہنچائی گئیں، اُنہوں نے صبر کیا، یہاں تک کہ انہیں ہماری مدد پہنچ گئی، اللہ تعالیٰ کی باتوں کو بدلنے کی طاقت کسی میں نہیں ہے۔''

اور آج اس توہین آمیزی کے مرتکب افراد خود اپنا ہی نقصان کر رہے ہیں اور وہ اپنے انجامِ بد سے بچ نہیں سکیں گے۔ اور یہ اللہ کی طرف سے ہمارے ایمان اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہماری محبت کا امتحان ہے کہ ہم نے اتباعِ رسول ﷺ اور ناموسِ رسالت ﷺ کے تحفظ میں کیا کردار ادا کیا......!!

مجاہد ناموسِ رسالت ﷺ جناب محمد اسمٰعیل قریشی ایڈوکیٹ کی مایہ ناز تصنیف

ناموسِ رسالتؐ اور قانونِ توہین رسالت

کا جدید اضافہ شدہ ایڈیشن شائع ہوگیا ہے۔

''اس حساس اور نازک مسئلہ پر موجودہ اضافہ شدہ ایڈیشن تحقیقی لحاظ سے اپنے موضوع پر انسائیکلو پیڈیا کا درجہ رکھتا ہے جو قرآن وسنت اور تمام مکاتبِ فقہ کے معارف وبصائر کا خزینہ ہے۔ اس کتاب میں یورپ کے حقوقِ انسانی اور آزادیٔ اظہار پر علمی انداز سے ناقدانہ جائزہ لیا گیا ہے۔ اپنے غیر معمولی معیار کی بنا پر یہ کتاب نہ صرف مسلمانوں بلکہ غیر مسلم حضرات کے لئے بھی لائق مطالعہ ہے۔''

الفیصل ناشران وتاجران کتب اُردو بازار لاہور ◉ صفحات: ۴۲۱ ◉ قیمت ۳۰۰ روپے